132420 ـ مسجد میں عقد نکاح کرنا

سوال

کیا آدمی کے لیے مسجد میں عقد نکاح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور اہل علم کے ہاں مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے، اس سلسلہ میں انہوں نے ایك حدیث سے استدلال کیا ہے جو اس معنی پر دلالت کرتی ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور فقہاء نے بطور برکت اور اعلان کی خاطر مسجد میں عقد نکاح کرنا مستحب قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس نکاح کا اعلان کرو (یعنی نکاح اعلانیہ کرو) اور اسے مساجد میں کیا کرو اور اس پر دف بجایا کرو " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (37 / 214).

یہ حدیث امام ترمذی نے سنن ترمذی حدیث نمبر (1089) میں روایت کي ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اسے ابن حجر اور علامہ البانی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے.

رہا اس کا معنی تو وہ یہ ہے: ان کا یہ کہنا کہ بطور برکت مسجد میں نکاح کرنا.

یہاں یہ اشکال ہے اگر واقعی معاملہ ایسا ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح بھی مسجد میں ہی کرنے کی کوشش کرتے، اور اسی طرح صحابہ کرام بھی.

اس بنا پر یہاں یہ کہنا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ:

اصلا مسجد میں نکاح کرنا جائز تو ہے، خاص کر بعض اوقات یا پھر برائی سے دور رہنے کے لیے، کیونکہ اگر کسی اور جگہ نکاح کیا جائے تو وہاں برائیاں ہوتی ہیں.

لیکن ہر نکاح میں ایسا کرنا، یا پھر خاص کر اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے، اس پر متنبہ کرنا اور لوگوں کو اس بنا پر یہ فعل کرنے سے روکنا ضروری ہے.

اور اگر عقد نکاح میں مرد و عورت کا اختلاط ہو یا پھر وہاں گانا بجانا استعمال کیا جائے اور یہ عقد نکاح مسجد میں ہو تو اس حرمت باہر کی بنسبت اور بھی شدید ہو جائیگی؛ کیونکہ اس میں اللہ کے گھر کی حرمت پامال کی گئی ہے.

مسجد میں عقد نکاح اصل میں مشروع ہے اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں ایک عورت نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرنے ذکر ہے، جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے کہ اس عورت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے ساتھ مسجد میں نکاح کیا تھا لیکن اس کے بعد دوبارہ ایسا واقعہ نہیں ملتا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

برائے مہربانی مسجد میں نکاح کرنے کا شرعی حکم واضح کریں، یہ علم میں رہے کہ عقد نکاح اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو گا اور اس میں مرد و عورت کا اختلاط بھی نہیں اور نہ ہی گانا بجانا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو واقعتاً ایسا ہی جیسا بیان ہوا ہے تو پھر مسجد میں عقد نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 110).

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

کیا مساجد میں نکاح کرنا پر لزوم اختیار کرنا مستحب سنت میں شامل ہوتا ہے یا کہ بدعت ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" مساجد وغیرہ میں عقد نکاح کرنے کے معاملہ میں شرعی وسعت ہے، اور ہمارے علم کے مطابق تو کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ خاص کر مساجد میں نکاح کرنا سنت ہے، اس لیے مساجد میں نکاح کا التزام کرنا بدعت ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 110 ـ 111).

اور علماء کمیٹی کا یہ بھی کہنا ہے:

" مساجد میں نکاح کرنا سنت نہیں، اور مساجد میں نکاح پر ہمیشگی اور سنت کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

اور اگر اس نکاح کی محفل میں بےپرد عورتیں بھی شامل ہوں، اور تکلیف دینے والے بچے بھی ہوں تو پھر ان خرابیوں کی بنا پر مسجد میں نکاح سے منع کیا جائیگا.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ و الافتاء (18 / 111 ـ 112).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مسجد میں عقد نکاح کے استحباب کے متعلق کسی اصل اور دلیل کا تو ہمیں علم نہیں، لیکن اگر ولی اور خاوند مسجد میں موجود ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ خرید و فروخت میں شامل نہیں، کیونکہ یہ معلوم ہے کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا حرام ہے.

لیکن عقد نکاح خرید و فروخت میں داخل نہیں، اس لیے اگر مسجد میں عقد نکاح ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس کو اس صورت میں مستحب کہنا کہ اسے گھر سے نکال کر مسجد میں لے جائیں، یا پھر عقد نکاح کے لیے مسجد کا وعدہ ہو تو یہ دلیل کا محتاج ہے، اور میرے علم کے مطابق تو اس کی کوئی دلیل نہیں.

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (167) سوال نمبر (12).

واللہ اعلم .